آتی ہے جو قوانین خداوندی پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ اور اسی جذبے سے سرشار ہوتے ہوئے کائنات کو تسخیر کرنا چاہتے ہیں۔

کیا چاند گرہن کا وقت ایک منحوس گھڑی ہے؟

سوال: اگر کوئی شخص یہ کہے کہ چاند گرہن کا وقت ایک منحوس گھڑی ہے اور یہ انسانوں پر ایک کٹھن وقت ہوتا ہے لہٰذا اس وقت کسی قسم کی خوشی کا اظہار نہیں کرنا چاہیے اور کھانے پینے سے گریز کرنا چاہیے۔ البتہ زیادہ سے زیادہ قرآن پاک کی تلاوت کرنی چاہیے اور نوافل ادا کرنے چاہئیں۔ پوچھنا یہ ہے کہ آیا یہ باتیں درست ہیں یا غلط۔ اگر نہیں تو اسوقت کو گزارنے کا شرعی طریقہ کیا ہے؟ (انجینئر شہزاد ندیم۔ دبئی)

میرے محترم! گرہن یا گہن سورج کا ہو یا چاند کا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی خلقت وقدرت کی نشانیوں میں سے ایک ہے۔ نظام شمسی کا مطالعہ جہاں ہمیں اس امر سے روشناس کراتا ہے کہ سورج یا چاند گرہن کیوں اور کیسے ہوتا ہے؟ وہیں ہمیں اس حقیقت سے بھی متعارف کراتا ہے کہ سورج اور چاند ہر دو دراصل، قانون فطرت کے قاعدوں اور ضابطوں میں کچھ اسطرح جکڑے ہوئے ہیں کہ اس سے سرمو انحراف نہیں کر سکتے اور یوں گرہن ایک بڑی نشانی بن جاتا ہے آفتاب وماہتاب کے مجبور ومقہور ہونے کی، پھر یہ امر آپ سے آپ واضح ہو جاتا ہے کہ جو مجبور محض ہو۔ وہ یقیناً خالق نہیں ہو سکتا چنانچہ یہ گرہن ان ہر دو کے مخلوق ہونے کی زبردست دلیل ہے پس ظاہر ہے کہ جو مخلوق ہو وہ ہرگز لائق پرستش نہیں۔ اسمیں (یعنی گرہن میں) زبردست رد ہے انکا کہ جو شمس وقمر کی پوجا کرتے ہیں اور وہ گرہن کی یہ حکمت سمجھنے سے قاصر ہیں کہ سورج اور چاند، بوقت گرہن بزبان حال پکار پکار کر عالم کائنات کو متنبہ کرتے ہیں کہ "اے ہماری پرستش کرنے والو ہماری چال اور ہمارے حال کو اپنی اپنی قسمتوں پر سعد ونحس ساعتوں کے حوالے سے اثر انداز ہونے کا عقیدہ رکھنے والو! کیوں شرک میں مبتلا ہوتے ہو۔ ہم تو محض تمہاری طرح ایک مخلوق ہیں اور مخلوق کا کام اپنی عبادات کرانا نہیں بلکہ عبادت کرنا ہے"۔ جیسا کہ سورۂ رحمٰن میں ارشاد ہوا" الشمس والقمر بحسبان (۵۵/۵)" ترجمہ۔ اور سورج اور چاند ایک حساب کے ساتھ (محو گردش) ہیں۔ نیز سورۂ بقرہ کی ایک آیت میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کا چاند کے گھٹنے اور بڑھنے کی کیفیت سے متعلق ایک سوال اور اسپر رسول پاک ﷺ کا جواب بھی اس ضمن میں ہمیں یوں حقیقت آشنا کرتا ہے۔ "یسئلونک عن الاھلة قل ھی مواقیت للناس (البقرہ/۱۸۹)۔۔الخ۔ ترجمہ۔

اور یہ لوگ آپ سے چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ فرما دیں کہ چاند کا گھٹنا بڑھنا لوگوں کے لیے ان کے اوقات کی تعیین ہے۔ یعنی لوگوں اور قوموں کی قسمتوں کے بننے اور بگڑنے کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ لہٰذا اسکے منحوس ہونے کا تصور وعقیدہ، خواہ وہ (یعنی چاند) کسی حال میں ہو۔ ابتدائی تاریخوں میں ہو یا انتہائی تاریخوں میں ایام گرہن میں ہو یا ایام بیض میں، بہرحال سراسر غیر اسلامی وغیر قرآنی تصور وعقیدہ ہے۔

اور اب اس گرہن سے متعلق چند احادیث ملاحظہ ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ "سورج اور چاند، خدا کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ نہ تو ان میں کسی کی موت سے گرہن ہوتا ہے اور نہ کسی کے پیدا ہونے سے۔ پس جب تم گرہن دیکھو تو خدا کو یاد کرو"۔ (متفق علیہ)۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جب تم گرہن دیکھو تو خدا سے دعا کرو، تکبیر کہو، نماز پڑھو اور خیرات کرو"۔ (متفق علیہ) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ ﷺ گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے اور قیامت کا سا خوف ان پر طاری ہو گیا، پھر آپ مسجد میں تشریف لائے اور نماز پڑھی، جسکا قیام، رکوع اور سجدہ اسقدر طویل تھا کہ میں نے کبھی اتنا طویل قیام، رکوع اور سجدہ نہیں دیکھا پھر آپ نے فرمایا کہ یہ نشانیاں، جنکو اللہ بھیجتا ہے نہ تو کسی کی موت کے سبب سے ہوتی ہیں اور نہ کسی کی پیدائش کا نتیجہ۔ لیکن اس ذریعے سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ پس جب تم اس قسم کی نشانیوں میں سے کچھ دیکھو تو خدا سے ڈرو اور خدا کا ذکر کرو۔ دعا مانگو اور مغفرت چاہو۔ (متفق علیہ) اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ سورج اور چاند اسوقت گرہن میں آتے ہیں جبکہ دنیا کے سرداروں میں سے کوئی بڑا سردار مر جاتا ہے۔ جان لو کہ سورج اور چاند نہ تو کسی کی موت سے گرہن میں آتے ہیں اور نہ کسی کی پیدائش سے اور یہ دونوں بھی خدا کی مخلوقات میں سے دو مخلوق ہیں۔ خدا اپنی مخلوق میں جو چاہے تغیر کرے۔ پس ان میں سے جب کوئی گرہن میں آئے تو تم نماز پڑھو۔ اسوقت تک جب تک کہ وہ روشن نہ ہو جائے یا خداوند تعالیٰ کوئی حکم ظاہر نہ فرما دے"۔ (سنن نسائی)

مندرجہ بالا تصریحات کے بعد اب آپ کے سوال کا اجمالاً جواب حاضر خدمت ہے۔ چاند گرہن کو منحوس سمجھنا سراسر غلط ہے۔ اس وقت کو گزارنے کا شرعی طریقہ اوپر احادیث میں مذکور ہوا، اس پر عمل کیا جائے۔

التفسیر اہل علم کی نظر میں

صاحبزادہ شاہ انس نورانی صدیقی

چیئرمین ورلڈ اسلامک مشن، پاکستان

محترم جناب حافظ شکیل اوج صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ روانہ کردہ "التفسیر" کے دو شمارے جنوری تا مارچ اور اپریل تا جون موصول ہوئے۔ یاد فرمائی پر شکر گزار ہوں۔ اللہ رب العزت آپکو اسکا بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین۔

آپکی یہ علمی کاوش یقیناً قابل تحسین، لائق صد مبارکباد اور اہل علم کے مطالعہ کے لیے ایک گرانقدر اضافہ ہے۔ اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو انشاء اللہ آئندہ یہ رسالہ طالب علموں کے لیے بالخصوص اور اہل علم کے لیے بالعموم ایک گرانقدر اثاثہ ثابت ہوگا۔ مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب لبیب ﷺ کے طفیل اسے کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے گا۔

والسلام

ڈاکٹر محمد محسن نقوی

ممتاز شیعہ عالم دین و محقق

Asalamu-Alaikum!

Brother Shakil Auj!

Thank you for sending me the current issue of "al-Tafseer.' I recieved it on Friday. It looks very informative and thought provoking. May Allah accept your efforts. I would like to contribute some articles to this periodical. I hope to get a positive response from your side. Thanks.

Dr. Mohsin Naqvi

ماہنامہ معارف اعظم گڑھ (انڈیا)

(مئی ۲۰۰۵ء)

جامعہ کراچی کی مجلس التفسیر نے ایک مفید سہ ماہی دینی، علمی اور تحقیقی رسالہ "التفسیر" نکالا ہے، اس کا ابھی پہلا شمارہ طبع ہوا ہے، جب یہ اپنے آغاز میں ہی اتنا ہونہار ہے تو آئندہ اس سے جو توقع بھی کی جائے وہ بے جا نہیں ہوگی، اس کے اکثر مشمولات اگرچہ پہلے کے چھپے ہوئے ہیں لیکن لوگوں کے کمزور حافظے نے ان کو فراموش کر دیا تھا، اس لیے ان کو دوبارہ شائع کرنا علم و دین کی مفید خدمت ہے، انعامی بانڈز کے جواز و عدم جواز پر اہل علم و محققین کے خیالات نقل کر کے مدلل ترجیحی رائے پیش کی گئی ہے، مولانا شاہ محمد جعفر نے بتایا ہے کہ جہیز کتاب و سنت اور کتب فقہ سے ثابت نہیں، یہ قبیح رسم ہندوانہ اثر کا نتیجہ ہے، ایک مضمون میں چاروں آئمہ کے وہ مسائل درج ہیں جن میں شاہ ولی اللہ صاحب نے کسی ایک کی موافقت اور دوسروں کی مخالفت کی ہے، اسی طرح دوسرے مفید علمی و دینی موضوعات پر بھی پر مغز مضامین سے یہ شمارہ آراستہ ہے، ہم اس کا خیر مقدم کرتے ہیں اور اس کی درازی عمر کے لیے دعا کرتے ہیں۔

زندگی کچھ اور شے ہے، علم ہے کچھ اور شے
زندگی سوز جگر ہے ، علم ہے سوز دماغ
علم میں دولت بھی ہے، قدرت بھی ہے، لذت بھی ہے
ایک مشکل ہے کہ ہاتھ آتا نہیں اپنا سراغ
اہل دانش عام ہیں ، کمیاب ہیں اہل نظر
کیا تعجب ہے کہ خالی رہ گیا تیرا ایاغ
شیخ مکتب کے طریقوں سے کشاد دل کہاں
کس طرح کبریت سے روشن ہو بجلی کا چراغ
(اقبالؒ)